



اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

آٹھ روز کی شدید علالت کے بعد جانشین

شیخ التفسیرؒ امام الھدیٰ

حضرت مولانا عبید اللہ انور قدس سرہٗ

داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے اور ملتِ اسلامیہ کی ایک
کثیر تعداد اُن کے سایۂ عاطفت سے محروم اور یتیم ہو گئی!

بجوارِ رحمتِ حق میں ولی ابنِ ولی پہنچے
وہیں پہنچے عبید اللہؒ جہاں احمد علیؒ پہنچے

۳ مئی ۱۹۸۵ء
۲/- روپے



اسعد قادری

سلام اور مصافحہ کا اجر و ثواب اور اس کی برکتیں

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَاہُ غُفِرَ لَهُمَا (ابوداؤد)

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمانوں کی ملاقات ہو اور وہ مصافحہ کریں اور اس کے ساتھ اللہ کی حمد اور اپنے لئے مغفرت طلب کریں تو ان کی مغفرت ہو ہی جائے گی۔

عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَصَافَحُوْا یَذْہَبُ الْغِلُّ وَتَہَادُوْا تَحَابُّوْا وَتَذْہَبُ الشَّحْنَاءُ (رواہ مالک مرسلاً)

عطاء خراسانی تابعی سے (بطریق ارسال) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم باہم مصافحہ کیا کرو اس سے کینہ کی صفائی ہوتی ہے اور آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو اس سے تم میں باہم محبت پیدا ہوگی اور دلوں سے دشمنی دور ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ۔

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں اللہ کے قرب اور اس کی رحمت کا زیادہ مستحق وہ بندہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

(مسند احمد، جامع ترمذی)

تشریح: اللہ تعالیٰ کا یہ کریمانہ قانون ہے کہ اس نے ایک نیکی کا اجر اس آخری امت کے لئے دس نیکیوں کے برابر مقرر کیا ہے قرآن پاک میں بھی فرمایا گیا ہے من جاءَ بالحسنۃِ فلہ عشر امثالھا۔ اسی بناء پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے حق میں جس نے صرف ایک کلمہ السلام علیکم کہا تھا فرمایا کہ اس کے لئے دس نیکیاں ثابت ہو گئیں۔ اور جس شخص نے اس کے ساتھ دوسرے کلمہ و رحمۃ اللہ کا بھی اضافہ کیا اس کے لئے آپؐ نے فرمایا بیس نیکیاں ثابت ہو گئیں اور تیسرے شخص کے لئے جس نے السلام علیکم و رحمۃ اللہ کے ساتھ تیسرے کلمہ و برکاتہ کا بھی اضافہ کیا آپؐ نے فرمایا کہ اس کے لئے ۳۰ نیکیاں ثابت ہو گئیں۔ اسی حساب سے سلام کا جواب دینے والا بھی اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔

سلام میں پہل کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس بندے کے دل میں تکبّر نہیں ہے اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ سلام میں پہل کرنا کبر کا علاج ہے جو بدترین مرض ہے۔ سلام میں پہل کرنے والا تکبّر سے بچتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ

خدام الدین

لاہور

جلد	شمارہ
۳۰	۴۴

رئیس الادارہ

حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

مجلس ادارت

مولانا محمد اجمل قادری
عبد الرشید انصاری
ظہیر میر ایڈووکیٹ
انتظار حسین اسعد قادری

فی کاپی: -/۲ روپے

پاکستان میں بذریعہ ڈاک
سالانہ ۵۲ شمارے -/۸۰ روپے
ششماہی ۲۶ شمارے -/۴۵ روپے

۱۲ شعبان ۱۴۰۵ھ

تحریک نفاذ فقہ جعفریہ اور دینی سیاسی حلقوں کی ذمّہ داری

کچھ عرصہ سے ملک میں فقہ جعفریہ کے نفاذ کے لئے تحریک جاری ہے۔ اہل تشیع کے دو بڑے گروپ موسوی گروپ اور عارف حسین گروپ اس سلسلہ میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کے لئے سرگرم عمل ہیں، ان میں سے ایک گروپ تحریک بحالیٔ جمہوریت (ایم۔آر۔ڈی) میں بھی شامل ہے۔ گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے وقتاً فوقتاً احتجاجی اجتماعات اور جلوسوں کا اہتمام ہوتا رہتا ہے۔ گذشتہ دنوں اہل تشیع کی خواتین کے ایک اجتماع میں خواتین کی طرف سے بھی گرفتاریاں پیش کرنے کا عزم ظاہر کیا گیا ہے اور اب تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے ایک گروپ نے یکم مئی سے ملک بھر میں "عشرۂ مظلومین" منانے کا اعلان کیا ہے جس کا مقصد یہ بیان کیا گیا ہے کہ فقہ جعفریہ کی تحریک کو آگے بڑھایا جائے۔

دوسری طرف اہل سنّت کے حلقوں میں اس سلسلہ میں مکمل خاموشی ہے۔ معمول کے دینی اجتماعات میں مخالفانہ تقاریر اور جزوی بیانات کے علاوہ کسی سنجیدہ اور قابل توجہ ردِ عمل کے اظہار کی طرف

ابھی تک کسی سُنّی حلقہ کی توجہ نہیں ہے۔ دینی سیاست میں سرگرم جماعتوں میں سے صرف جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے گذشتہ روز (۲۱ ر اپریل کو) شیرانوالہ لاہور میں منعقدہ مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس کی ایک قرارداد کے ذریعہ نفاذ فقہ جعفریہ کی تحریک کے خلاف اپنے ردِ عمل کا اظہار اس بنیاد پر کیا ہے کہ ایک ملک میں دُھرے پبلک لاء کے نفاذ کی حمایت نہیں کی جا سکتی کیونکہ اس سے قانون کی عملداری میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ سنّی حلقوں کی طرف سے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی تحریک کے بارے میں کسی ردِّ عمل کا اظہار ہماری نظروں سے نہیں گذرا جو قومی سطح پر عوام کے سامنے آیا ہو۔ حالانکہ یہ مسئلہ ملک کے عوام اور دینی حلقوں کی سنجیدہ توجہ کا طالب ہے اور فقہ جعفریہ کے نفاذ کے طلبگار جس طرح سائنٹفک بنیادوں پر اپنی جدوجہد کو آگے بڑھا رہے ہیں اس کے پیشِ نظر اس سے صرفِ نظر کرنا ہمارے خیال میں شاید قومی اور دینی تقاضوں سے یکسر انحراف سے کم نہ ہو۔

اسی بناء پر ہم یہ عرض کرنے پر مجبور ہیں کہ ملک کے قومی و دینی حلقوں کو اس سلسلہ میں گہرے غور و فکر کے ساتھ اپنا مؤقف اور رُخ متعین کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نفاذ فقہ جعفریہ کی موجودہ تحریک، ہمارے نزدیک اپنے پس منظر اور نتائج و عواقب کے لحاظ محض ایک مذہبی گروہ کی انتہا پسندانہ وقتی جدوجہد نہیں ہے بلکہ ایران کے شیعہ انقلاب کے ساتھ لبنان، عراق، شام، بحرین، کویت اور اب سوڈان میں شیعہ عناصر کی، بڑھتی ہوئی جدوجہد اور اثرات کو پیشِ نظر رکھا جائے تو پاکستان میں چلائی جانے والی تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پورے جنوبی ایشیا اور مشرقِ وسطیٰ میں، منظم طور پر آگے بڑھنے والی شیعہ جد و جہد کا ایک حصّہ معلوم ہوتی ہے جس کا مقصد عالمِ اسلام بالخصوص مشرقِ وسطیٰ جیسے حساس، دینی خطّہ کو شیعی تغلب کے دائرہ میں، لانا ہے۔

★ ایران کے شیعہ انقلاب کے مذہبی اثرات سے اب کوئی باشعور شخص بے، خبر نہیں ہے۔

★ لبنان کی خانہ جنگی میں شیعہ ایک طاقتور جنگی عنصر کی حیثیت رکھتے ہیں اور نہ صرف ملک کے آئین میں اس گروہ کی سیاسی حیثیت مسلّم ہے بلکہ انہوں نے حالیہ خانہ جنگی میں اپنی عسکری حیثیت بھی منوا لی ہے۔

★ عراق میں شیعہ سنّی تصادم دن بدن قوت پکڑتا جا رہا ہے۔

★ شام میں شیعہ صدر حافظ الاسد کی فرقہ نوازی اور اہل سنّت کے علماء و عوام کے خلاف انتقامی کارروائیوں کا سلسلہ دراز ہوتا جا رہا ہے حتیٰ کہ شام کے مفتی اعظم جلاوطنی کی زندگی گذارنے پر مجبور ہیں۔

★ بحرین اور کویت میں با اثر شیعہ گروہوں کی سرگرمیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔

★ سوڈان میں صدر جعفر نمیری کے خلاف انقلاب لانے والے نئے حکمران جنرل عبدالرحمٰن کے بارے میں عالمی پریس خبر دے چکا ہے کہ ان کا تعلق بھی اہل تشیع کے فاطمی گروپ سے ہے۔

★ ایران کی زیر قیادت حرمین شریفین میں اہل تشیع گذشتہ چند سالوں سے ایام حج میں مسلسل اپنی سیاسی قوت کا مظاہرہ کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں

مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَم

حضرت اقدس مولانا عبیداللہ انور رحلت فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

۲۸ ر اپریل ۱۹۸۵ء کی صبح اپنے جلو میں اہلِ حق کے لئے یہ المناک خبر لے کر نمودار ہوئی کہ امام انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ اور قطب الاقطاب حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ العزیز کی نشانی، فکر ولی اللٰہی کے امین، کاروانِ حق و صداقت کے سالارِ اعظم، عزم و ہمت کے پیکر، استقلال و استقامت کے خوگر، شرافت و اخلاق کے مظہر اور حق گوئی و بے باکی کے علمبردار، حضرت اقدس، امام الہدیٰ مولانا عبیداللہ انور دنیائے فانی سے منہ موڑتے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

حضرت اقدسؒ گذشتہ ایک ہفتہ سے میو ہسپتال میں زیر علاج تھے ان کے جگر نے کام کرنا بند کر دیا تھا اور انہیں بے ہوشی کے عالم میں میو ہسپتال میں لایا گیا تھا۔ ہسپتال کے عملہ نے ان کی جان بچانے کے لئے پوری تندہی اور جانفشانی سے شب و روز محنت کی، کارکنوں۔ اور عقیدت مندوں نے اپنے شیخ اور قائد کے حضور خون کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے قطاریں کھڑی کر دیں۔ پورے ملک میں علماء، اولیاء، صالحین اور عام مسلمانوں کے ہاتھ بارگاہِ ایزدی میں دعائے صحت کے لئے اٹھ گئے اور جو کچھ بھی انسانی طاقت کے دائرہ میں تھا اس میں کوئی کسر باقی نہ رہی مگر ۲۸ ر اپریل کو صبح آٹھ بجے کے قریب معالجین نے تقدیر کے آگے ہتھیار ڈال دئے کہ انسانی قوت و اختیار کا آخری نکتہ یہی ہے۔

معالجین کی طرف سے حضرت اقدس کی وفات کی تصدیق کے ساتھ ہی یہ المناک خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور ریڈیو پاکستان نے ۱۱ بجے کی قومی خبروں میں اس المناک سانحہ کا اعلان کیا تو پورے ملک میں صفِ ماتم بچھ گئی جس نے سنا جگر تھام لیا محبت و عقیدت کے طوفانی جذبات نے آنسوؤں کی شکل اختیار کی اور اہل حق کے قافلے اپنے قائد کے آخری دیدار اور جنازہ میں شرکت کے لئے شیرانوالہ لاہور کی طرف رواں دواں ہو گئے۔

روزنامہ مشرق لاہور نے فوری طور پر ضمیمہ چھاپ کر لاہور کے گلی کوچوں میں خبر پھیلا دی، ریڈیو پاکستان کی قومی خبروں نے ملک بھر کے عوام کو اس خبر سے آگاہ کیا اور ٹیلی فون کے ذریعہ اہم مقامات پر اطلاع کر دی گئی۔ نماز جنازہ مغرب کے بعد یونیورسٹی گراؤنڈ میں پڑھنے کا اعلان کیا گیا اور ظہر کی نماز کے ساتھ ہی شیرانوالہ کی جامع مسجد علماء، کارکنوں اور عقیدت مندوں کے ہجوم کے سامنے اپنی تنگ دامنی کی شکایت کرنے لگی

حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم بیماری کی خبر سن کر ایک روز قبل لاہور پہنچ چکے تھے۔ حضرت مولانا قاضی زاہدالحسینی دامت برکاتہم بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ ظہر تک شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صفدر دامت برکاتہم بھی پہنچ گئے۔ نماز ظہر کے بعد جامع مسجد شیرانوالہ میں تعزیتی اجتماع ہوا جس سے حضرت درخواستی دامت برکاتہم، حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صفدر، حضرت مولانا قاضی محمد زاہدالحسینی، مولانا محمد اجمل خان، علامہ ڈاکٹر خالد محمود، مولانا زاہدالراشدی اور مولانا محمد اشرف ہمدانی نے خطاب کیا۔ کارکنوں کے جذبات بے قابو ہو چکے تھے۔ لوگ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔ اور اس تڑپتی سسکتی فضا میں اول الذکر تینوں بزرگوں نے حضرت اقدس مولانا عبیداللہ انور رحمہ اللہ تعالے کے جانشین کے طور پر حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری دامت برکاتہم کی دستاربندی فرمائی۔ حضرت مولانا قاضی محمد زاہدالحسینی، حضرت مولانا محمد اجمل خان اور حضرت حاجی غلام دستگیر صاحب نے حضرت اقدس کی میت کو غسل دیا۔ اس کے بعد نماز مغرب تک لوگ اپنے شیخ اور قائد کا آخری دیدار کرتے رہے حضرت اقدسؒ کے چہرے کی تروتازگی اور معصوم مسکراہٹ نے اہلِ دل کی اس بات کی ایک بار پھر تصدیق کر دی کہ اللہ والے مرتے نہیں صرف راستہ بدل لیتے ہیں۔

نماز مغرب کے بعد شیرانوالہ سے جنازہ اٹھا تو انسانوں کا سیلِ رواں اس کے ساتھ تھا۔ جنازے کا ہجوم دیکھ کر ایک بار پھر حضرت اقدس مولانا احمد علی لاہوریؒ کے جنازے کی یاد تازہ ہو گئی۔ لاہور کے پرانے شہریوں کا کہنا ہے کہ یہ جنازہ لاہور کی تاریخ کے دو چار بڑے جنازوں میں سے تھا۔

یونیورسٹی گراؤنڈ پہنچے تو جنازہ کے ہجوم سے زیادہ اجتماع وہاں پہلے سے موجود تھا۔ گراؤنڈ اپنی تمامتر وسعتوں کے باوجود تنگ ہو گئی لوگوں کو صفوں کے اندر گھس کر صفیں بنانا پڑیں۔ اس کے باوجود گراؤنڈ میں جگہ نہ رہی اور بہت سے لوگوں کو گراؤنڈ سے باہر نماز میں شریک ہونا پڑا۔

ایک طویل مدت کے بعد علماء صلحاء اور زعماء کے ساتھ عام مسلمانوں کا اتنا بڑا اجتماع دیکھنے میں آیا۔ نماز جنازہ حضرت درخواستی دامت برکاتہم نے پڑھائی۔

(باقی ۹ پر)

طویل عرصہ تک جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے امیر رہے ہیں۔ انتہائی نیک دل، شفیق، حق گو اور مجاہد بزرگ تھے۔ ساری عمر تدریسی اور سیاسی میدان میں دینی خدمات سرانجام دیتے رہے اور حضرت درخواستی مدظلہ العالی اور حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ العالی سے وابستہ رہے۔

مولانا محمد رمضان خانیوال کی مسجد کوثر کے خطیب اور جمعیۃ علماء اسلام تحصیل خانیوال کے امیر تھے۔ مجاہد اور حق گو عالم تھے۔ مخلص اور سرگرم جماعتی کارکن تھے اور تادمِ آخر جماعتی خدمات و مساعی میں مصروف و منہمک رہے۔

اللہ تعالےٰ دونوں بزرگوں کی دینی خدمات کو قبول فرمائیں۔ سیئات سے درگذر فرمائیں اور عفو و رحمت کے ساتھ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

ادارہ خدام الدین مرحومین کے پسماندگان و متعلقین کے غم میں شریک ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں صبر و حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین یارب العلمین۔

قاری قیام الدین الحسینی پر قاتلانہ حملہ

پنڈ دادنخاں ضلع جہلم کی جامع مسجد عثمان غنیؓ کے خطیب اور جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے رہنما مولانا قاری قیام الدین الحسینی پر گذشتہ روز مسجد میں قاتلانہ حملہ ہوا۔ حملہ آوروں نے ان پر فائر کیا جس سے وہ بال بال بچ گئے لیکن ان کے قریب ایک نمازی زخمی ہو گیا۔ ہم اس حملہ کی مذمت کرتے ہیں اور حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایک سرگرم دینی و سیاسی راہنما پر ہونے والے اس قاتلانہ حملہ کے حملہ آوروں کو جلد از جلد گرفتار کرنے کا اہتمام کیا جائے اور اس افسوسناک واقعہ کی تحقیقات کرا کے اس کے اسباب اور پس منظر سے عوام کو آگاہ کیا جائے۔

بقیہ: موت العالم موت العالم

حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صفدر، حضرت مولانا محمد اجمل خاں، حضرت مولانا قاضی محمد زاہدالحسینی، حضرت مولانا محمد شریف وٹو، حضرت مولانا خان محمد صاحب کندیاں شریف، حضرت مولانا عبدالستار صاحب تونسوی جناب نوابزادہ نصراللہ خان اور دیگر سرکردہ راہنما جنازہ میں شریک تھے۔

نماز جنازہ سے فارغ ہو کر قبرستان میانی صاحب میں حضرت اقدس مولانا احمد علی لاہوریؒ کی اس عظیم امانت کو انہی کے پہلو میں سسکیوں، آہوں اور ذکرِ الٰہی کی گونج میں سپردِ خاک کر دیا گیا

اِنّا لِلّٰہ واِنّا الیہ راجعون

اللہ تعالےٰ حضرت اقدسؒ کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائیں ان کی حسنات کو قبول فرمائیں سیئات و زلّات سے درگذر فرمائیں

اور کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ آمین

ضروری اطلاع

حضرت اقدس مولانا عبیداللہ انور رحمہ اللہ تعالیٰ کی علالت و وفات اور جنازہ نیز تعزیتی اجتماع کی تقاریر اور قومی زعماء اور پریس کی طرف سے خراج عقیدت کی تفصیلی رپورٹ آئندہ شمارہ میں دی جا رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(ادارہ)

اس پس منظر میں آپ نفاذ فقہ جعفریہ کی تحریک اور اسے بیرونی شیعہ عناصر کی طرف سے حاصل ہونے والی سیاسی، اخلاقی اور مالی امداد کی وسعت پر نظر ڈالیں گے تو اس کے نتائج و ثمرات کا اندازہ کرنا کچھ زیادہ مشکل نہیں ہو گا۔

ہمیں کسی مذہبی گروہ کی طرف سے اپنے جائز حقوق کے لئے چلائی جانے والی کسی تحریک سے کوئی عناد نہیں ہے بلکہ ہم جائز حقوق خواہ وہ کسی فرد، فرقہ، گروہ یا جماعت کے ہوں، ان کی حمایت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں لیکن اگر حقوق کی جدوجہد جائز حدود سے بڑھ کر دوسروں پر تغلب، ان کے حقوق میں مداخلت اور ملک کے امن، سلامتی اور وحدت کے لئے خطرات کی سرحدوں کو چھونے لگے تو اس کی مخالفت کرنا بھی ہمارے نزدیک اتنا ہی بڑا فرض ہے اور ہم اس فرض سے روگردانی کے لئے خود کو تیار نہیں پاتے۔ یہی وجہ ہے کہ فقہ جعفریہ کے نفاذ کی موجودہ تحریک کو ہم بوجوہ دینی و قومی تقاضوں کے منافی سمجھتے ہیں۔

• ایک ملک میں دُہرے پبلک لاء کا تجربہ ہم مارشل لاء کے موجودہ دور میں کر چکے ہیں کہ ایک ہی وقت میں ۱ مارشل لاء قوانین ۲ شرعی قوانین اور ۳ فرنگی دور کے سول قوانین نافذ ہیں اور ان مختلف قانونی نظاموں کی بیک وقت موجودگی نے اس کے سوا کیا نتیجہ دیا ہے کہ مجرموں کو سہولت ملی ہے۔ رشوت کا ریٹ کئی گنا بڑھ گیا ہے، بدعنوانی نے ترقی کی ہے اور قانون کی عملداری کا نظام تلپٹ ہو کر رہ گیا ہے اس تلخ تجربہ کے بعد ملک میں ایک سے زائد پبلک لاء کے نفاذ کی بات کرنا قانونی انارکی پیدا کرنا ہے اور اگر یہ بات شعوری طور پر کی جا رہی ہے تو اس کا مقصد اسلامی نظام کے نفاذ اور اس کی عملداری کی راہ میں رکاوٹ کھڑی کرنا ہے۔ اس لئے عقل و شعور اور حب الوطنی سے بہرہ ور کسی بھی شخص سے فقہ جعفریہ کے نفاذ کی موجودہ تحریک کی حمایت کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ پرسنل لاء میں کسی فرقہ کے تشخصات کے تحفظ کی بات ہو تو وہ درست ہے اور ہم اس حق میں ہیں کہ پرسنل لاء میں ہر فرقہ کو اپنے امتیازی قوانین پر عمل کا حق ہونا چاہئے جبکہ پبلک لاء ایک ہی ہو سکتا ہے اور وہ دنیا کے معروف اور مسلّمہ اصول کے مطابق ملک کی اکثریتی آبادی کے عقائد و رجحانات کے مطابق ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ یا اس کی موجودگی میں کسی دوسرے پبلک لاء کے نفاذ کا کوئی جواز نہیں ہے۔

• عالم اسلام کے مختلف حصوں میں ابھرنے والی فرقہ وارانہ شیعہ تحریکات کے تسلسل میں ہمارے نزدیک تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان کی اندرونی تحریک نہیں بلکہ اپنے مرکز اور وفاداری کے لحاظ سے بیرونی تحریک ہے اور پاکستان اس وقت جن جغرافیائی خطرات سے دوچار ہے ان کے پیشِ نظر ہم کسی ایسی تحریک کو ملک کے مفاد میں نہیں سمجھتے جس کی وفاداری اور روابط کا مرکز ملک سے باہر کسی سرزمین میں ہو۔

• ہمارے پڑوس میں ایران شیعی تشخص رکھنے والا ملک ہے۔ جہاں انقلاب کے بعد سے مذہبی شیعہ حکومت قائم ہے اور اس ملک میں سنّی اقلیت کی آبادی کا تناسب اس سے کہیں زیادہ ہے جو پاکستان میں شیعہ اقلیت کا تناسب ہے حتیٰ کہ ایران کے تین مستقل صوبے سنّی اکثریت کے صوبے ہیں۔ لیکن وہاں کی مذہبی حکومت سنّیوں کا

حضرت اقدس مولانا عبیداللہ انور رحمۃ اللہ علیہ کی آخری تحریر جو انہوں نے حضرت میاں ریاض احمد صاحب دینپوری کو عنایت فرمائی

ٹیلیفون ۶۴۹۸۴





عبیداللہ انور

امیر انجمن خدام الدین لاہور

حوالہ بدوہ

مراقبہ صفات سبعہ

تاریخ ۱۱ رجب ۱۴۰۵ھ ۳ اپریل ۸۵

بصیر کلیم سمیع حی قدیر مرید علیم ، لطیفہ نفسی پر اسم ذات کی تین یا پانچ ضربیں لگا کر ہر صفت کا ذات باری تعالیٰ کے لئے اثبات اور اپنی ذات کی نفی کی جائے یعنی:

اے اللہ بصیر تیری ذات ہے میں نہیں

" کلیم "

" سمیع "

" "

علیٰ ہذا القیاس نفسی سے اخفیٰ تک مکمل کر کے یہ یقین کیا جائے کہ حقیقی ذات فقط تیری ہے میری ہستی کیا ایک بے جان اور بے حقیقت بت ہوں یہ ایک مراقبہ ہوا جتنی بار ہو سکے زیادہ سے زیادہ مراقبے کریں، یہ مقام فنا فی اللہ ہے جو در اصل بقا باللہ کا باعث بنے گا انشاء اللہ العزیز

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

ھذا قد میں تیرے ساقی مشکل آسان کر دے
ہستی میری مٹا دے خاک بے جان کر دے

احقر عبیداللہ انور

مستقل سیاسی یا فقہی وجود تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اہل السنۃ کے لئے الگ پبلک لاء کے طور پر حنفی فقہ کی بات سننے کی بھی وہاں کی حکومت روادار نہیں ہے۔ حتیٰ کہ تہران میں مقیم دس لاکھ سنی کی آبادی کو اپنے لئے الگ مسجد تعمیر کرنے کی اجازت نہیں ہے اور وہاں کسی درجہ کے سیاسی اقتدار میں تو اہلسنت کی شرکت کا تصوّر بھی محال ہے۔

ہم ایرانی حکومت کی پالیسی پر تنقید نہیں کر رہے بلکہ اس کے اس پیمانے کا ذکر کر رہے ہیں جس میں اکثریت و اقلیت کے معاملات و مفادات کو وہاں ماپا جا رہا ہے اور صرف اتنی گذارش ضروری سمجھتے ہیں کہ ایران و پاکستان دو برادر اور پڑوسی ملک ہیں اور دونوں میں اقلیتی مذہبی گروہوں کے حقوق کے پیمانے الگ الگ نہیں ہونے چاہئیں۔

ان گذارشات سے ہمارا مقصد ایک طرف اہل سنت کے تمام مکاتب فکر کے سنجیدہ راہنماؤں کو یہ توجہ دلانا ہے کہ وہ صورت حال کا سنجیدگی سے جائزہ لیں۔ اور ٹھوس مؤقف اور حکمت عملی اختیار کریں اور دوسری طرف اہل تشیع سے یہ عرض کرنا ہے کہ وہ اپنی روش پر نظرثانی کریں کیونکہ جو راستہ انہوں نے اختیار کیا ہے اس میں ان کے گروہی اور فرقہ دارانہ جذبات کی تسکین کا تو شاید کچھ سامان ہو جائے لیکن ملکی سالمیت و وحدت اور قومی یکجہتی کی منزل کی طرف یہ راستہ ہرگز نہیں جاتا۔

دینی حلقوں کے ساتھ ساتھ ملک کے سیاسی حلقوں کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے کیونکہ ایک الگ پبلک لاء کے نفاذ کا مطالبہ عوامی نوعیت کے اعتبار سے سیاسی مطالبہ ہے۔ جو سیاسی عناصر ملک کی نظریاتی بنیادوں سے قطع نظر محض سیاست برائے سیاست اور اختلاف برائے اختلاف کے قائل ہیں ان سے ہمیں کوئی توقع نہیں ہے اور ان کا طرزِ عمل ہمارے سامنے آچکا ہے کہ کراچی میں سوادِ اعظم اہلسنت کی تحریک کے موقع پر ایم۔آر۔ڈی نے سنّی عوام کی اس جدوجہد کو فرقہ دارانہ قرار دے کر اس کی مخالفت کی اور اس کے خلاف تند و تلخ بیانات داغے لیکن نفاذ فقہ جعفریہ کی خالص فرقہ دارانہ تحریک کے رہنما ایم۔آر۔ڈی کی گود میں بیٹھے ہیں اور ایم۔آر۔ڈی کی قیادت کے زیرسایہ ملک میں مذہبی بنیادوں پر دُہرے پبلک لاء کے نفاذ کی تحریک چلا رہے ہیں۔

البتہ ملک کے نظریاتی تشخص اور دینی سیاست سے دلچسپی رکھنے والی سیاسی جماعتوں سے ہم ضرور یہ توقع کریں گے کہ وہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے مالہٗ و ما علیہ کا ٹھنڈے دل و دماغ سے تجزیہ کریں اور ملک کو دوھرے پبلک لاء کے عذاب سے بچانے اور اہل سنّت کی اکثریتی آبادی کے حقوق کے تحفظ کے لئے ٹھوس لائحہ عمل اختیار کریں

آہ مولانا صالح محمد

و مولانا محمد رمضان

دینی حلقوں میں یہ خبر انتہائی رنج و الم کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ سرگودھا کے بزرگ عالمِ دین حضرت مولانا صالح محمدؒ گذشتہ دنوں انتقال فرما گئے۔ اور خانیوال کے سرگرم عالم دین مولانا محمد رمضان بس کے حادثہ میں شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا صالح محمد

خطبہ جمعہ

مرتب

ادارہ

ہوائے نفس

تمام برائیوں کی جڑ اور بدیوں کا منبع ہے

یاد رکھو!

ہوائے نفس کی مضرتیں اور تکلیف رسانیاں مرنے کے بعد بھی ساتھ نہیں چھوڑیں گی ان کا سلسلہ ابدالآباد تک بھی پھیل سکتا ہے۔

○ جانشین شیخ التفسیر حضرۃ مولانا عُبَیداللہ انور مدظلہم ○

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ:۔ امّا بعد: فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:۔

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَ نَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی ○ فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی ○

(پ ۳۰ - س ۷۹ - آیت ۴۰-۴۱)

اور جو کوئی اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اور اس نے اپنے نفس کو بُری خواہش سے روکا۔ سو اُس کا ٹھکانا بہشت ہی ہے۔

حاشیہ شیخ الاسلام پاکستان	یعنی جو شخص اس بات کا

خیال کر کے ڈرا کہ مجھے ایک روز اللہ کے سامنے حساب کے لیے کھڑا ہونا ہے اور اسی ڈر سے اپنے نفس کی خواہش پر نہ چلا بلکہ اُسے روک کر اپنے قابو میں رکھا اور احکامِ الٰہی کے تابع بنایا تو اس کا ٹھکانا بہشت کے سوا کہیں نہیں۔

ہویٰ کیا ہے؟

"ہویٰ" صفات نفس میں سے ایک صفت کا نام ہے بعض بزرگوں کی رائے میں "ہواء" اس ارادہ کا نام ہے جو نفس میں مدبّر اور متصرف ہے۔ جیسے عقل، روح میں مدبّر و متصرف ہے اسی طرح نفس میں "ہواء" کی فرمانروائی ہے۔

آیتِ مذکورہ بالا بھی اس کی تصدیق کرتی ہے کیونکہ حق تعالےٰ سبحانہٗ نے "نفس" کو "ہویٰ" سے روکنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ "ہویٰ" بُری خواہش اور فاسد غرض کو کہا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے یہ نفس کے اوصاف میں سے ہیں۔

بندہ مخالفتِ نفس پر مامور ہے

یاد رکھئے! بندہ مخالفتِ نفس پر مامور ہے اور حق تعالیٰ سبحانہٗ نے انسان کو خواہشاتِ نفسانی کی پیروی سے روکا ہے

اور اسلامی تعلیمات کا اس بارے میں خلاصہ یہ ہے کہ انسان اپنے تمام افعال و اعمال اور اخلاق و اقوال کو "ہوٰی" سے پاک رکھے۔

اسلام کے نزدیک انسان کے کسی نیک سے نیک اور اچھے سے اچھے عمل کی مقبولیت اور اچھائی بھی اس کی غرض و غایت اور خلوص نیت پر موقوف ہے۔ اگر کوئی کام خالصتاً خدا کی رضامندی اور خوشنودی کے لیے کیا جائے تو وہ اچھا اور مقبول بارگاہ الٰہی ہے اور اگر اس کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے ہو تو وہ نیکی نہیں ہوگا اور حق تعالیٰ سبحانہٗ چونکہ آدمی کی نیت اور ارادہ تک سے واقف ہیں اس لیے ان کے نزدیک ہرگز مقبول نہیں ہوگا۔

قرآن عزیز نے واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے کاموں کی بنیاد اخلاص پر نہیں رکھتے، جن کا دین و مذہب اپنی خواہش نفسانی کی پیروی ہے اور جن کے سینوں کے اندر اغراض نفسانی اور خواہش ہوٰی کے بت چھپے ہیں گمراہ ہیں، گمراہی کے گڑھے میں دھکیل دیئے گئے ہیں، ان کے کانوں اور دل پر مہر کر دی گئی ہے اور آنکھوں پر پردے پڑے ہیں۔

اَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۭ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ؀

(پ ۲۵ - جاثیہ - آیت ۲۳)

اے پیغمبرؐ! کیا تُو نے اس کو دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا اور اللہ نے باوجود سمجھ کے اسے گمراہ کر دیا۔ اور اس کے کان اور دل پر مہر کر دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ پھر اللہ کے بعد اُسے کون ہدایت کر سکتا ہے، پھر تم کیوں نہیں سمجھتے۔

ایک اور مقام پر بُری خواہش، باطل غرض اور نفسانی ہوا و ہوس کی پیروی سے بچنے اور دور رہنے کی تلقین ان الفاظ میں کی گئی ہے:۔

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ۭ

اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جو اللہ کی ہدایت چھوڑ کر اپنی خواہش نفسانی کی پیروی کرتا ہو۔

ایک دوسرے مقام پر ہوٰی کی پیروی نہ کرنے کا حکم خداوندی اس طرح ہے اور ساتھ ہی علّت بھی بیان فرمائی ہے:۔

وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ

اور خواہش نفسانی کی پیروی نہ کر کہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے ہٹا دے گی۔

حاصل یہ ہے کہ ہوائے نفسانی تمام برائیوں کی جڑ اور بدیوں کا منبع ہے چنانچہ اسی لیے ہر برائی اور بدی سے اپنے وجود کو پاک کرنے کے لیے انسان مخالفتِ نفس پر مامور ہے اور یہی وجہ ہے کہ خواہش نفسانی کی پیروی کرنے والوں کو مجرم قرار دیا گیا ہے اور یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے۔

لَانَّ مَنْ زَكّٰهَا هَلَكَ وَمَنْ خَالَفَهَا مَلَكَ ۔

یعنی جو خواہش نفسانی کی پیروی میں لگ گیا، ہوائے نفسانی جس پر سوار ہو گئی،

ہلاک ہو گیا اور جس نے اس کے خلاف کیا وہ مُلکِ صفات کو پہنچ گیا۔

سب سے زیادہ خوفناک چیز

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ اِتِّبَاعُ الْهَوٰى وَطُوْلُ الْاَمَلِ فَاَمَّا الْهَوٰى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَاَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَيُنْسِي الْاٰخِرَةَ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی امت کے بارے میں مجھے جن چیزوں کا خوف ہے ان میں سب سے زیادہ ڈراؤنی اور خوفناک خواہش نفسانی اور لمبی آرزوئیں! نفسانی خواہشات میں گرفتار ہو کر انسان اچھے برے کی، نیک و بد کی، حلال و حرام اور حق و ناحق کی تمیز کھو بیٹھتا ہے، عقل سے عاری ہو جاتا ہے اور ہوائے نفسانی میں گھر کر قلب و نظر کی بینائی سے محروم ہو کر اندھا اور دیوانہ ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً انسان گناہوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ جرائم اور طرح طرح کی برائیاں اور بدیاں اس کی کوکھ سے جنم لینے لگتی ہیں اور اس طرح معاشرہ جہنم زار بن جاتا ہے۔

لمبی آرزوؤں کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ آج یہ کروں گا۔ کل وہ کر دوں گا۔ آج روپیہ لگایا کل محل کھڑا کر دوں گا اور تیس سال بعد لکھ پتی بن جاؤنگا اور یہی باتیں سوچتے اور خیالوں اور آرزوؤں کے گھوڑے دوڑاتے قبر کی گود میں جا پڑتا ہے۔ اور کہیں کا بھی نہیں رہتا۔ اس طرح آدمی آخرت کے فکر سے بے خبر دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو ظاہر ہے یہ لمبی آرزوئیں بھی ہوائے نفسانی ہی کی پیداوار اور اس کی تسکین کا سامان ہیں لیکن اس اعتبار سے مختلف اور خطرناک ہیں کہ اس کے اسیروں کو اس سے رہائی نصیب نہیں ہوتی اور موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ سید المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی عقل پر افسوس کیا ہے جس کا معبود ہوٰی ہے۔ اور شب و روز اس کی ہمتیں اپنی ہوٰی کے پورا کرنے میں صرف ہو رہی ہیں۔

ہوٰی کی قسمیں

امام الاولیاء حجۃ اللہ فی الارض حضرت علی ہجویری نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف کشف المحجوب میں ہوٰی کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں:۔

۱۔ ہوائے لذت و شہوت اور

(۲) ہوائے جاہ خلق و ریاست۔

دوسری صورت کو انہوں نے زیادہ خطرناک ٹھہرایا ہے اور لکھا ہے کہ لذات و شہوات کا تتبع شغل خرابات کے لیے شراب خوری اور قمار خانہ میں ہے یعنی ایک حد میں محدود ہے اور اس سے مخلوق ہر قسم کے فتنے سے مامون ہے۔ لیکن جو جاہ و ریاست کا تتبع ہے وہ صوامع اور دیر میں خلوت نشینی کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کا فتنہ خلق میں لازمی ہے۔ کیونکہ اس کا دائرہ وسیع ہے وہ خود راہ ہدایت سے بھٹک کر مخلوق کو بھی گمراہ راستے پر بلا رہا ہے۔ پس جس کی تمام حرکات میں حرص ہو

اور اتباعِ ہوٰی جس کی عین رضا ہو خواہ آسمان پر ہی کیوں نہ اُڑے حق تعالیٰ سبحانہٗ کے تقرب سے بعید و محروم ہی رہے گا۔

معصیت کی ابتداء ہوٰی سے ہوتی ہے

یاد رکھیئے! معصیت کی ابتداء ہوائے نفسانی سے ہوتی ہے اور ابتداء کرنے والا بڑا ہی ظالم ہے۔ چنانچہ اس حقیقت کو فرمانِ الٰہی میں اس طرح ظاہر کیا گیا ہے کہ جب ابلیس نے جناب باری میں عرض کی کہ اب میں تیرے بندوں کو اغوا کروں گا۔ تو ارشاد ہوا۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطَانٌ (تجھے میرے خاص بندوں پر غلبہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ جس سے ثابت ہوا کہ معصیت کا بانی ہونے کے سبب سے درحقیقت شیطان ہی نفس اور بندہ کی ہوٰی ہے۔

سید دو عالم محبوب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

اَلْهَوٰی وَالشَّهْوَةُ مَعْجُوْنَتَیْنِ بِطِیْنَةِ ابْنِ اٰدَمَ۔

حرص و ہوا اور شہوت ابن آدم کی طینت میں گوندھی گئی ہے۔

چنانچہ ابن آدم کی سرشت و طینت میں ہوا و حرص داخل ہے اور اس کو راحتِ جان دکھائی دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ راہِ حق اور وصول الی اللہ کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رح

سے پوچھا گیا۔ "ما الوصل؟" قال "ترکُ ارتکاب الھویٰ"۔ وصل کیا ہے؟ آپؒ نے فرمایا۔ "ارتکابِ ہوٰی کا ترک"۔ یعنی ہوائے نفسانی کی پیروی کو چھوڑ دینا ہی خداوند قدوس سے ملنے کا طریق ہے

پس جو یہ چاہتا ہے کہ وصلِ جمیل سے اپنے کو معظم و مکرم بنائے اس سے کہہ دو کہ ہوائے تن کی مخالفت کرے۔ اور یہ سہل بات نہیں ہے۔ کیونکہ ناخنوں سے پہاڑ کا کھودنا اس سے آسان ہے کہ مخالفتِ ہوٰی کی جائے۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

شیطان پر غالب ہیں۔

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:۔

مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ غَلَبَهُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا عُمَرَ فَاِنَّهٗ غَلَبَ شَیْطَانَهٗ۔

تم میں سے کوئی نہیں مگر یقیناً شیطان اس پر غالب ہے لیکن ایک عمرؓ کہ وہ شیطان پر یعنی اپنی ہوٰی پر غالب ہے

واضح ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ شیطان پر غالب ہیں اور خدا کے ایسے خالص اور مخلص بندے ہیں کہ شیطان اُن سے قطعی مغلوب ہے اور ہوائے نفسانی کی ہوا بھی اُن کے قریب نہیں پھٹک سکتی۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور منکر نکیر کا عجز

شیطان تو شیطان رہا۔ ارشاد نبویؐ سے ثابت ہے کہ قبر میں منکر نکیر بھی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم سپاہی اور مرادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاجواب ہوں گے اور خود کو عاجز تصور کریں گے۔

حدیث میں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔۔۔

"اے عمرؓ! تیرا کیا حال ہوگا جب تُو زمین میں چار ہاتھ کی جگہ میں ہوگا جو دو ہاتھ چوڑی ہوگی اور منکر نکیر کو دیکھے گا"۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! منکر نکیر کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ قبروں کو فتنہ میں ڈالنے والے۔ قبروں کو اپنے دانتوں سے کریدیں گے اور ان کے بال پیروں تک لمبے ہوں گے اُن دونوں کی آوازیں سخت گرجنے والی بجلی کے مانند ہونگی اور ان دونوں کی آنکھیں اچک لینے والی بجلی کی مانند ہوں گی اُن کے پاس گرز ہوگا جو اتنا وزنی ہوگا۔ کہ اگر منیٰ کے تمام باشندے اس کو اٹھانا چاہیں تو اس کو نہ اٹھا سکیں گے۔ اور یہ گرز ان دونوں فرشتوں پر اٹھانا ایسا آسان ہوگا جیسے میرا یہ عصاء ہے۔ اور حضورؐ کے ہاتھ میں ایک عصاؐ تھا جسے آپ ہلا رہے تھے۔ وہ دونوں تیرا امتحان لیں گے اگر تو جواب سے عاجز آ گیا یا تُو نے ذرا بھی انکار کیا تو تجھ کو گرز سے ایک ایسی مار ماریں گے جس کی وجہ سے تُو راکھ ہو جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں اپنی اسی حالت پہ ہوں گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا تب تو میں ان دونوں کے لیے کافی ہوں۔۔۔ (سبحان اللہ کیا شانِ فاروقی اور جرأتِ ایمانی اور جلالتِ عکسِ جلالِ مصطفےٰ ہے)۔

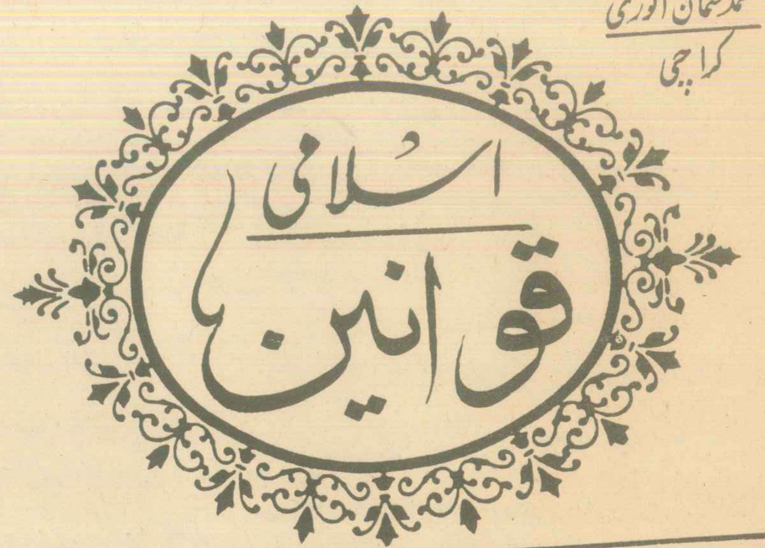
ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس نے مجھ کو نبیٔ برحق بنا کر بھیجا۔ بے شک مجھ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ وہ دونوں تیرے پاس آئیں گے اور تجھ سے سوال کریں گے تو تُو یوں کہے گا کہ اللہ میرا رب ہے، تم دونوں کا رب کون ہے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں تم دونوں کا نبی کون ہے؟ اسلام میرا دین ہے اور تم دونوں کا دین کیا ہے؟ وہ دونوں فرشتے کہیں گے اس آدمی سے تو بڑا تعجب ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ ہم تیری طرف بھیجے گئے ہیں یا تُو ہماری طرف بھیجا گیا ہے۔ (کذا فی الکنز)

ہوائے نفس کی مضرت رسانی

حضراتِ محترم! آیاتِ قرآنی احادیثِ نبویؐ، آثار اور اقوالِ علماءِ ربانیین سے واضح کیا جا چکا ہے کہ ہوائے نفس برائیوں کی جڑ اور بدیوں کی کنجی ہے پس انسان کا اس سے ہر حال میں بچنا ضروری ہے۔ جس طرح وہ سانپوں، بچھوؤں، بھڑ کے چھتوں اور خونخوار درندوں سے بچتا ہے اسی طرح آدمی کو ہوائے نفسانی سے گریز کرنا اور مجتنب رہنا چاہیئے۔ لیکن کس قدر افسوس کا مقام اور بدقسمتی کی بات ہے کہ ہم نے حرص و طمع کے ناگ اور بچھو اپنے ہی اندر بٹھا رکھے ہیں اور ہوائے نفسانی کے خونخوار درندے اور بھڑوں کے چھتے بڑے کرّ و فرّ کے ساتھ خود اپنے اندر پال رہے ہیں۔

یاد رکھو! ہوائے نفس کی مضرتیں اور تکلیف رسانیاں عذاب قبر میں بھی ساتھ نہیں چھوڑیں گی اور قیامت تک باقی رہیں گی حتیٰ کہ ان کا سلسلہ ابدالآباد تک بھی پھیل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے ہم سب کو ان مضرتوں

محمد عثمان الوری
کراچی



ملک میں بلا تاخیر نفاذ کی ضرورت

قیام پاکستان کا مقصد ملک میں اسلامی آئین کا نفاذ اور اسلامی معاشرے کا قیام تھا یہی وجہ تھی کہ برصغیر کے ہر طبقہ اور ہر خطّہ کے لوگ اس عظیم مقصد کے لئے متحد ہو کر سرگرمی سے حصّہ لے کر عظیم قربانیاں پیش کر رہے تھے۔ اور یہ ان کی عظیم قربانیوں کا ثمرہ ہے کہ ملک عزیز اللہ کے فضل سے حاصل ہو گیا۔ شاید دنیا کا یہ واحد ملک ہے جس کا قیام دینِ حق کی اشاعت اور اس کے عملی نفاذ کے لئے وجود میں آیا ہے۔ مگر آج ۲۸ سال گذرنے کے بعد بھی عظیم قربانیوں کے باوجود ملک ابتداء کی حالت میں ہے کسی بھی شعبہ زندگی میں اسلام عملی طور پر نافذ نہیں ہو سکا۔ ہر حکمران نے لوگوں کو پُرجوش نعروں کے ساتھ اسلام کا نام لے کر سبز باغ دکھایا۔ گویا مسلمانوں کی قربانیوں کا مذاق اڑایا وہ ملک میں حکمران ہونے کے باوجود، ہر طرح کا اختیار رکھنے کے باوجود اسلام کے معاملہ میں بے بس ہی رہے۔ انہوں نے سب کچھ کیا مگر اسلام کے لئے کچھ نہیں کیا حالانکہ اسلام ہی وہ واحد ذریعہ ہے جو ملک کو مستحکم اور قائم رکھ سکتا ہے۔ اس مضبوط اور اساسی رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے ملک میں کبھی سوچا بھی نہیں گیا۔ اخلاص سے یہی وجہ ہے آج ملک میں حقوق کے مطالبات اٹھائے جا رہے ہیں۔ عوام جان۔ مال، عزت، آبرو کا تحفظ چاہتے ہیں اور ہمارا معاشرہ اب رُو بہ زوال ہے روز بروز قتل، اغوا، ڈکیتی چوری اور جرائم میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ لوگوں میں صوبائی اور لسانی عصبیت بڑی تیزی سے پرورش پا رہی ہے۔ ملک کی سرحدوں پر خطرات بڑھتے جا رہے ہیں لوگوں میں احساسِ محرومی پیدا ہو رہا ہے۔ اور سب سے افسوسناک بات یہ ہے کہ لوگوں میں لادینی نظریات بڑی تیزی سے پھیلتے جا رہے ہیں اور ان کے سدِ باب کے لئے کبھی توجہ نہیں دی جا رہی ہے۔ ہر آنے والا حکمران اسلام کا نعرہ لگاتا ہے۔ مگر اسلام کے عملی نفاذ کے سلسلے میں کوئی اقدام نہیں کیا جاتا جبکہ دنیا میں اسلام ہی وہ دینِ حق ہے جس میں ہمہ گیری اور آفاقیت و جامعیت ہے اور وہ ہر جدید چیلنج کو قبول کر سکتا ہے مگر اس کی تعلیمات سے لوگوں کو محروم رکھا جا رہا ہے اور اس سلسلہ میں تاخیر کی جاتی رہی ہے

(باقی پر)

اگر میں پاکستان کا وزیر اعظم ہوتا؟

از ڈاکٹر لال دین صاحب اخگر ایم اے پی ایچ ڈی شیخوپورہ

(قسط ۲)

میں نے سابقہ اوراق میں نہایت وثوق کے ساتھ اعلان کیا ہے کہ میرے ملک کا دستور کتاب و سنت کا آئینہ دار ہوتا۔ میں خدائے قدوس کو حاضر ناظر جان کر آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرا یہ عقیدہ کچھ جاہلانہ عصبیت اور غیر دانشمندانہ ڈھٹائی کا نتیجہ نہیں ہے اور نہ ہی میں اسلام کو اس لئے سچا مذہب تسلیم کرتا ہوں کہ میں مسلمان والدین کے گھر میں پیدا ہوا ہوں۔ اور جس معاشرے نے مجھ کو جنم دیا اور ابھی تک میری تعلیم و تربیت کی ذمہ داریاں پوری کی ہیں وہ اسلامی معاشرہ ہے۔ حاشا و کلّا! میرا ضمیر، میرا وجدان اور میرا فطری استعداد روایتی رنگ آمیزیوں سے پاک ہے۔ خدائے وہّاب کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری پیدائش مسلمان گھرانے میں ہوئی ہے لیکن میں نے ہزاروں کتب کا مطالعہ کر کے اس ابدی حقیقت کو بدل و جان اپنا ایمان بنا لیا ہے کہ قرآن حکیم خالقِ کائنات کا حکمت بھرا کلام ہے۔ اس کو انسانی عقل و خرد اور تفکّر و تدبّر کے باٹوں سے تولنا سراسر حماقت ہے۔ بلکہ انسانی زندگی کے تمام گوشوں، ساری وسعتوں، ان انتھاہ گہرائیوں اور تا قیامِ قیامت اس کے ہر قسم کے تغیّرات میں کتاب اللہ کی حکیمانہ رُشد و ہدایت اس کی ہر طرح کی فیروزمندیوں کی کفیل ہے۔ اور پھر اس مقدّس صحیفہ کی تشریحات و توضیحات کا مجموعہ (احادیث مقدّسہ) ربّانی ثقاہت اور الہامی تصدیق کے انوار کا ایک حسین و جمیل مرقع ہے۔ کیونکہ ارشادِ خداوندی سے فرمودات نبویؐ کی تصدیق و توثیق ہوتی ہے۔ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ جبرئیل امینؑ جب حضور نبی مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لے کر آتے تو آپؐ جلدی جلدی اپنی مبارک زبان سے اُن الفاظ کو ادا کرنے لگتے اس پر حکم صادر ہوا لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ (وحی کے الفاظ کے ساتھ آپؐ اپنی زبان کو عجلت طلبی کے لئے جنبش نہ دیں۔ کیونکہ اس کی حفاظت اور قرأت کا فرض ہم پر ہے) لہٰذا آگے ارشاد ہوا فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ (جب ہم پڑھنے لگیں فرشتے کی زبانی تو آپ ساتھ رہیں اس کے پڑھنے کے) اور بعد ازاں اسلام کی تمامتر تشریحات و توجیہات کی ذمّہ داری لیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ (پھر تحقیق ہمارا ذمہ ہے اس کو کھول کر

بتلانا) گویا قرآن حکیم کے مشرّح اور مفصّل علوم و معارف کا زبانِ مصطفےٰؐ سے ادا کروانا بھی ہمارے ذمہ ہے۔

مکتبِ نبویؐ کے اوّلین تلامذہ (صحابہ کرامؓ) نے اپنی پوری وہبی صلاحیتوں سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں بیٹھ کر جب قرآن حکیم کے اسرار و رموز پر تدبّر و تفکّر کیا اور ادھر ہادیٔ دوراں صلی اللہ علیہ وسلم کی مرسلانہ حیات کے لیل و نہار کی تمام ساعتوں کو نہایت بیدار مغزی سے بھانپا۔ تو ان کو ان دونوں میں علم و عمل کی ایسی مطابقت اور ہم آہنگی نظر آئی کہ وہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو قرآنی انوار کا ایک عکسِ جمیل یقین کرنے لگے۔ لہٰذا صحابہ کرام، تابعین، ائمہ مجتہدین اور خیرالقرون کے تمام مفسرین اور محدّثین نے دین اسلام کی حقانیّت پر لاکھوں صفحات سپردِ قلم کئے جو دنیا بھر کے دانشوروں سے اپنی بے بدل صداقت و ثقاہت کا لوہا منوا چکے ہیں۔

مصوّرِ پاکستان اور عہدِ حاضر کے حکیم و فلسفی شاعر نے ساری زندگی کتاب و سنّت کا اپنی بھیگی ہوئی آنکھوں سے مطالعہ کیا اور انجام کار کلام الٰہی کے متعلق ببانگ دہل واشگاف الفاظ میں فرمایا ؎

فاش گویم آنچہ در دل مضمر است
ایں کتابے نیست چیزے دیگر است
چوں بجاں در رفت جاں دیگر شود
جاں چوں دیگر شد جہاں دیگر شود

ترجمہ: اے کائنات ارضی کے باسیو! برسوں کی تلاش و تفحّص اور عرق ریزی کے بعد میں اپنے ضمیر کا فیصلہ آپ حضرات کے سامنے پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں کہ قرآن حکیم کو دنیا کی باقی کتابوں کی طرح بَینَ الدَّفَّتَین ایک کتاب نہ سمجھو۔ (القرآن کلام اللہ غیر مخلوق) کیونکہ جب اس کے قدسیُ الاصل اثرات روح روح کی گہرائیوں تک پہنچتے ہیں تو انسانی روح میں ایک ملکوتی انقلاب پیدا ہوتا ہے اور پھر فطری ہیجان کی برکت سے انسانی زندگی میں تسخیر شش جہات کی قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں۔"

اس میں ماننے والوں کے لئے وَ اَنتُمُ الاَعلَونَ اِن کُنتُم مُومِنِین کا ربّانی پیغام ہے۔ اور اس نظام کے اجراء کا منشاء پروردگارِ عالم نے آیاتِ بیّنات میں بیان فرمایا ہے هُوَ الَّذِیٓ اَرسَلَ رَسُولَهٗ بِالهُدٰی وَ دِینِ الحَقِّ لِیُظهِرَهٗ عَلَی الدِّینِ کُلِّهٖ وَ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیدًا۔ اسلام دنیا میں غلبہ و استیلاء کے لئے آیا ہے اور قیامت تک انسانوں کا کوئی بنا ہوا آئین و دستور اس کا لگا نہیں کھا سکتا۔

میں نے جب سے علمی دنیا میں قدم رکھا ہے۔ کتاب و سنّت کے علاوہ علامہ اقبال علیہ الرحمہ کے کلام کو حرزِ جان بنایا ہے کیونکہ مجھ کو یقین ہے کہ ان کے دعوے پر اُن کا کلام حجّت ہے۔ فرماتے ہیں:

؎ گوہرِ دریائے قرآن سُفتہ ام
شرحِ رمزِ صبغة اللہ گفتہ ام

خود قرآن پاک اور احادیثِ نبویؐ اسلام کے سرمدی حقائق پر شاہدِ مطلق ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں مملکت خداداد کا آئین کتاب و سنّت کے بغیر ہرگز ہرگز قبول نہ کرتا۔ کیونکہ اس

الہامی دستور کے مقابلہ میں دنیا کے تمام ازم ناقص، ادھورے اور فرسودہ اذہان کی پیداوار ہیں۔ دنیا بھر کے سات برّاعظموں میں اولادِ آدم بستی ہے۔ علم و فضل کے ایوانوں میں مختلف ادوارِ حیات میں مختلف اقوام و ملل نے جن حضرات کو حکماء، مدبّرین اور مصلحین کے لقب سے پکارا ہے ہم ان کی آراء پر اگر غور کریں تو سب کی گردنیں قرآنی حقائق کی ہمہ گیری کے سامنے خم نظر آتی ہیں۔ لہٰذا اس موقع پر نہایت اختصار سے چند شواہد کا پیش کرنا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے تاکہ اربابِ علم و فضل کے حلقوں میں ایسی مصدقہ حقیقت کو دلائل و براہین کی روشنی میں اجاگر کیا جا سکے۔

Rev- Bosworth Smith کے ریمارکس پر غور کیجئے:-

"By a fortune absolutely unique in history, Muhammad is a threefold founder — of a nation, of an empire, and of a religion. The Quran is a book which is poem, a code of laws, book of common prayer, all in one and is reverenced by a large section of the human race, a miracle of purity of style, of wisdom and of truth. It is the one miracle claimed by Muhammad — his standing miracle he called it; and a miracle indeed it is."

تاریخِ عالم میں خالقِ کائنات کی بے مثل عنایت سے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک ہی وقت میں ایک ملّت، ایک سلطنت اور ایک مذہب کے مؤسّس و بانی ہیں۔ قرآن حکیم جو نظم کے مشابہ ہے حقیقت میں انسانیت کے قوانین کا بے بدل مجموعہ ہے۔ یہ عبادات کی کتاب ہے۔ انسانی نسل کا سوادِ اعظم اس کی معجز نما بندش و سلامت۔ اس کی حکمت آموز عبارات اور صداقت پر مبنی زندگی کی تعبیروں کی وجہ سے اس کو نہایت احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ یہ کتاب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ اور تابندہ معجزہ ہے۔ جیسا کہ اُن کا دعوے ہے اور فی الواقع یہ ایک بہت بڑا معجزہ ہے۔

George Bernard Shaw کے ریمارکس

If any religion has the chance of ruling over England, nay Europe, within the next hundred years, it can only be

Islam."

"I have always held the religion of Muhammad in high estimation because of its wonderful vitality. It is the only religion which appears to me to possess the assimilating capability to the changing phase of existence, which can make its appeal to every age. I believe that if a man like Muhammad were to assume the dictatorship of the modern world he would succeed in solving its problem in a way that would bring the much needed peace and happiness."

"اگر کوئی مذہب اپنی حقانیت کے بل بوتہ پر انگلینڈ نہیں بلکہ تمام یورپ پر آئندہ صدیوں میں حکومت کرنے کی اہلیت رکھتا ہے تو وہ فقط دینِ اسلام ہے۔"

"میں ہمیشہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کو نہایت وقار اور احترام سے دیکھتا ہوں کیونکہ مجھ کو اس میں ایک فطری محیر العقول قوت نظر آتی ہے اسلام اور صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں زندگی کے نشیب و فراز اور تغیراتِ متنوعہ کے باوجود ان میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی صلاحیت موجود ہے اور یہ ہر دور میں زندگی کی صحیح رہنمائی کر سکتا ہے۔"

"میں یقین کامل سے کہتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسی فوق الفطرت شخصیت اگر سات براعظموں کی اقوام کی قیادت کے لئے کھڑی ہو جائے تو یقیناً وہ اپنی معجزانہ استعداد سے حیاتِ انسانی کے تمام مسائل کے حل کرنے میں اس طرح کامیاب ہو جائے کہ عالمِ ناسوت کا گوشہ گوشہ امن و آشتی اور مسرت و انبساط کے انوار سے جگمگا اٹھے۔"

Dean Stanley کے ریمارکس

"The code of the Quran makes doubtless a deeper impression than has been made on christianity by the code of the Bible"

"بائیبل کے کوڈ نے جتنا عیسائیت کو متاثر کیا ہے، قرآنِ حکیم کا مجموعۂ قوانین بائیبل سے کہیں زیادہ اور گہرے اثرات کا حامل ہے۔"

منشی پریم چند جو ایک ممتاز ہندو ادیب ہے دینِ اسلام کے متعلق یوں رقمطراز ہے:-

"یہ سراسر غلط ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ اس کی اشاعت اور وسعت کا دار و مدار اس حقیقت پر مبنی ہے کہ اس میں تمام انسانوں کے حقوق میں مساوات کو تسلیم کیا گیا ہے۔ مسلمان اپنے مذہب کی رُو سے ہر انسان کو نہایت خندہ پیشانی سے ملتا ہے۔ ذات پات اور حسب و نسب کی بندھنوں سے اس کی طبیعت آزاد ہے وہ غیر مسلم کا مخلصانہ استقبال کرتا ہے لہٰذا انسانی آبادیوں کے گروہ در گروہ افراد دائرۂ اسلام میں بطیبِ خاطر شامل ہوتے گئے لیکن ہندو مت پر افسوس ہے، کہ اس کی ذہنیت ذات پات کی زنجیروں میں ابھی تک اسیر ہے۔ مسلمان جن کو ہم اچھوت خیال کرتے ہیں حقیقت میں انسانیت کے تمام طبقات کو آزادی کی راہ دکھانے والے ہیں۔"

مضمون کی طوالت کے خوف سے صرف چند ایک حوالہ جات پر ہی اکتفا کیا جائے گا۔

باباگورونانک بانیٔ سکھ ازم

کے ارشاداتِ گرامی

"پُران اور ویدوں کا عہد ختم ہو چکا ہے اب فقط قرآن حکیم دنیا کی قیادت کے لئے کافی ہے۔"

"مشائخ، مصلحین، شہداء، پیرانِ عظام اور اقطاب اگر پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود پڑھیں تو سعادات و برکات سے جھولیاں بھر لیں۔"

"انسان فقط اس وجہ سے غیر مطمئن اور ذہنی خلفشار کا شکار رہیں اور انجام کار جہنم کا ایندھن بنیں گے کہ اُن کے دل میں رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا احترام نہیں ہے۔"

اس موقع پر بانیٔ پاکستان جناب قائدِ اعظم مرحوم کے ایک خط کی نقل ضروری سمجھی جاتی ہے۔ یہ خط آپ نے اگست ۱۹۴۴ء میں مسٹر گاندھی کو لکھا تھا۔

"قرآن پاک مسلمانوں کا ضابطۂ حیات ہے اس میں مذہبی اور مجلسی، دیوانی اور فوجداری، عسکری اور تعزیری، معاشی اور معاشرتی غرض کہ سب شعبوں کے احکام موجود ہیں۔ مذہبی رسوم سے لے کر روزانہ کے امورِ حیات، روح کی نجات سے لے کر جسم کی صحت تک، جماعت سے لے کر فرد کے حقوق و فرائض تک، دنیوی زندگی میں جزاء و سزا سے لے کر عقبیٰ کی جزاء و سزا تک ہر فعل و قول اور حرکت پر مکمل احکام کا مجموعہ موجود ہے۔"

۱۹۴۵ء کو قائدِ اعظم مرحوم نے عید کے موقعہ پر مسلمانوں کو پیغام دیا:-

"ہر مسلمان جانتا ہے کہ قرآنی تعلیمات محض عبادات و اخلاقیات تک محدود نہیں بلکہ قرآن کریم مسلمانوں کا دین و ایمان اور قانونِ حیات ہے یعنی مذہبی، معاشرتی، تجارتی، تمدنی، عسکری، عدالتی اور تعزیری احکام کا مجموعہ ہے۔"

المختصر! لہٰذا میں اپنے الفاظ کو پھر سے دہراتا ہوں کہ اگر میں مملکتِ پاکستان کا وزیر اعظم ہوتا تو سب سے پہلے اس کا آئین فقط اسلام اور اسلام ہی ہوتا۔ اب میں چند اصطلاحات کا [illegible] سطور [illegible] میں [illegible] (ج)

ندیم احمد القاسمی

نصیحت خداوندی اور اس کا فیصلہ

قرآن اور دیگر کتب سماویہ سے ماخوذ

اے ابن آدم میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میرا کوئی مشابہ نہیں میرے علاوہ کسی کی حکمرانی نہیں۔ بس جس شخص نے صرف میرے واسطے روزہ رکھا تو میں اسے جنت کے قسم قسم کے کھانوں سے افطار کراؤں گا۔ جس شخص نے رات کھڑے ہو کر نماز میں گذار دی اس کا بدلہ میں ہی جانتا ہوں جس شخص نے میرے محارم سے نگاہ کی حفاظت کی میں اسے جہنم سے امان دیتا ہوں۔ میں تو رب ہوں مجھے پہچانو۔ میں ہی نعمت دینے والا ہوں میرا شکر ادا کرو۔ میں محافظ ہوں مجھ سے حفاظت طلب کرو۔ میں ناصر ہوں مجھ سے مدد طلب کرو۔ میں غنی ہوں مجھ سے انعام حاصل کرو۔ میں بخشنے والا ہوں مجھ سے مغفرت طلب کرو۔ میں ہی مقصود ہوں میرا ہی ارادہ کرو۔ میں دینے والا ہوں مجھ سے مانگو۔ میں معبود ہوں میری ہی عبادت کرو میں ہر ظاہر و باطن چیزوں کو جاننے والا ہوں مجھ سے ڈرو!

اے ابن آدم! ہر نئی صبح کو تمہارے پاس میری جانب سے رزق پہنچتا ہے لیکن ہر شام میرے فرشتے تمہارے بُرے اعمال لے کر آتے ہیں۔ تم میرا رزق کھاتے ہو اور میری نافرمانی کرتے ہو اس کے باوجود میں تمہاری دعاؤں کو قبول کرتا ہوں۔ میری جانب سے تمہارے اوپر خیر نازل ہوتا ہے لیکن تمہاری جانب سے میرے پاس تمہارا شر پہنچتا ہے (ایسا کیوں ہے) اے ابن آدم تم نے اپنی ساری عمر طلب دنیا میں گنوا ڈالی۔ دخول جنت کے واسطے کب سرمایہ اکٹھا کرو گے۔

اے ابن آدم! اے درہم و دینار کے پجاریو میں نے درہم و دینار کو اس لئے بنایا ہے تا کہ تم اس کے ذریعہ سے میرا رزق کھاؤ میرے کپڑے پہنو لیکن تمہارا حال یہ ہے کہ تم نے میری کتاب کو دیکھا تو پس پشت ڈال دیا۔ اور جب دُنیا کو دیکھا تو اسے اپنے رگ و ریشہ میں بسا لیا۔

تم نے اپنے مکانوں کو بلند و بالا کیا۔ لیکن میرے گھر کو پست کیا۔ تم نے اپنے گھروں کو مزین کیا۔ اور میرے گھروں کو ویران بنایا۔ تم نے اپنے گھروں کو مانوس بنایا اور میرے گھروں کو سُونا کیا۔ اے ابن آدم تم بہت ہی بُرے ہو، تم آزاد نہیں تم غلام ہو دنیا و دولت کے غلام! تمہاری مثال دنیا کے اندر ان مزین قبروں جیسی ہے جس کا ظاہر تو بڑا دلکش ہے لیکن اس کا باطن نہایت ہی بُرا اور بدبودار ہے۔

اے ابن آدم! بے شک دنیا ان کی منزل ہے جن کی دوسری کوئی منزل نہ ہو تمہاری منزل تو آخرت ہے۔ اس دنیا کو وہی جمع کرے گا جس کے پاس عقل نہ ہو۔ اس دنیا کی حرص وہی کرے گا جس کو خدا پر توکل نہ ہو۔ اس دنیا سے وہی خوش ہوگا جس کو آخرت پر یقین نہ ہو۔

اس دنیا کے اندر وہی اپنی شہوات کو پورا کرے گا جس کو جنت کی خبر نہ ہو۔ جو فانی دولت فانی زندگی فانی شہوات کی خواہش رکھتا ہو وہ دنیا طلب کرے۔ اور یہ جان لو کہ جس نے بھی دنیا طلب کی اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اپنے پروردگار کی نافرمانی کی۔

اے بنی آدم دنیائے فانی کی طلب میں وقت ضائع کر کے اپنے آپ کو نہ تھکاؤ اس لئے کہ رزق مقسوم ہے اور یہ بھی جان لو کہ حریص محروم رہے گا۔ بخیل مذموم رہے گا۔ نعمت دنیا کے اندر ہمیشہ نہیں رہے گی۔ قیامت آ کر رہے گی سب سے بہترین حکمت اللہ تعالیٰ کی خشیت ہے۔ سب سے بہترین مالداری قناعت ہے۔ سب سے بہترین توشہ خوف خدا ہے۔ دل میں اثر کرنے والی سب سے اچھی چیز یقین ہے۔ سب سے بڑا عطیہ عافیت ہے۔ سب سے بدترین ہتھیار جھوٹ ہے۔ سب سے بدترین نصیحت چغلخوری ہے۔

اے ابن آدم بہت سے ایسے چراغ ہیں جنہیں ہواؤں نے بجھا ڈالا بہت سے ایسے عابد ہیں جنہیں ان کا تکبر لے ڈوبا۔ بہت سے ایسے مالدار ہیں جنہیں ان کی دولت نے تباہ کر دیا۔ بہت سے ایسے فقیر ہیں جنہیں ان کے فقر نے برباد کر دیا۔ سن لو اگر کچھ رکوع کرنے والے بوڑھے، کچھ خشوع کرنے والے نوجوان، کچھ دودھ پیتے بچے، کچھ چراگاہوں میں چرند و پرند، کچھ کتاب اللہ پڑھتے بچے، کچھ شوہروں کی فرمانبردار عورتیں، کچھ راتوں کو نفلیں پڑھنے والے لوگ، کچھ حاملین عرش نہ ہوتے تو میں تمہارے اوپر آسمان کو لوہے کا زمین کو چٹیل میدان اور مٹی کو ریت میں تبدیل کر دیتا پھر تمہارے اوپر آسمان سے بارش کے بدلے عذاب برساتا اور زمین پر ایک گھاس تک نہ اُگاتا۔

اے ابن آدم زاد سفر زیادہ لے لو کیونکہ راستہ کٹھن اور منزل دُور ہے اپنے آپ کو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے کے لائق بناؤ اپنی کشتی کو اچھی طرح درست کر لو کیونکہ سمندر بہت ہی گہرا ہے۔ اپنے آپ کو گناہوں سے ہلکا کر لو کیونکہ راستہ بہت تنگ ہے اپنے اعمال کو خالص کر لو کیونکہ پرکھنے والا بہت دُور اندیش ہے۔ اپنی نیند کو قبر تک کے لئے، اپنی خوشیوں کو میزان تک کے لئے اور اپنی شہوات کو جنت تک کے لئے موخر کر دو۔ تم میرے ہو جاؤ میں تمہارا ہو جاؤں گا دنیا کی توہین و بعد سے میرا قرب حاصل کرو۔

اے ابن آدم تم میری عبادت کے لئے فارغ ہو جاؤ میں تمہارے دل کو غنیٰ سے تمہارے ہاتھوں کو رزق سے تمہارے جسم کو راحت سے بھر دوں گا۔

لیکن اگر تم میرے ذکر سے غافل ہو گئے تو میں تمہارے سینوں میں فقر تمہارے ہاتھوں کو خالی اور تمہارے جسموں کو کمزوری اور تمہارے دلوں کو غموں سے دو چار کر دوں گا۔

اے ابن آدم اگر تو دیکھ لے کہ تمہاری عمر کتنی ہے تو تُو دنیا کو چھوڑ دے اور اس دنیا میں زاہدوں جیسی زندگی بسر کرنے لگے۔

اے ابن آدم جس طرح سے انجان راہی بغیر راہنمائی کے منزل تک نہیں پہنچ سکتا اسی طرح تم جنت تک بغیر علم اور عمل صالح کے نہیں سکتے۔ جس طرح تم بغیر سبب کے مال اکٹھا نہیں کر سکتے اسی طرح تم میری رضا کے بغیر میری جنت میں داخل نہیں ہو سکتے پس میری رضا کو مسکینوں کو راضی کر کے حاصل کرو، میری جانب نوافل کے ذریعہ رجوع کرو... میری رحمت کو علماء کی مجالس میں تلاش کرو۔ اس لئے کہ میری رحمت علماء کی مجالس سے پلک جھپکنے کے برابر بھی دُور نہیں ہوتی۔

اے ابن آدم یہ آسمان چاند سورج ستارے ہوا کے اندر بغیر ستون کے میرے ناموں میں سے

صرف ایک نام کے ذریعہ کھڑے ہو گئے ہیں لیکن تمہارے قلوب میری کتابوں کی ہزار نصیحتوں سے بھی کیوں نہیں صحیح ہوتے۔ جس طرح پتھر پانی کے اندر نہیں پگھلتا ہے اسی طرح تمہارے سخت قلوب مواعظ و نصیحت سے نہیں پگھلتے۔

فیصلہ

قال اللہ تبارک وتعالیٰ

شہدت نفسی بنفسی ان لا الٰہ الا انا وحدی، لا شریک لی فی ملکی وان محمدًا عبدی ورسولی صلی اللہ علیہ وسلم فمن لم یرض بقضائی ولم یصبر علی بلائی ولم یشکر علی نعمائی فلیخرج من تحت سمائی، والیعبد ربا سوائی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے اوپر خود گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر میں ہی تنہا، میری بادشاہت کے اندر کوئی بھی شریک نہیں بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے بندے اور میرے رسول ہیں پس جو شخص میرے فیصلہ سے راضی نہیں ہوتا میری دی ہوئی آزمائشوں پر صبر نہیں کرتا میری عطا کردہ نعمتوں کا شکر نہیں بجا لاتا وہ میرے آسمان کے نیچے سے نکل جائے اور جا کر میرے علاوہ کسی اور کی پوجا کرے۔

بقیہ : اسلامی قوانین

حالانکہ نفاذ اسلام ملک کی داخلی خارجی اور دیگر اقوام کی نگاہوں میں باعث احترام اور استحکام کا ذریعہ ہے جبکہ اس مسئلہ میں ملک کے کسی طبقہ اور خطہ کا اختلاف بھی نہیں آخر کیوں اسلام سے ایسی لاپرواہی برتی جا رہی ہے جس سے ملک اور قوم کے شدید نقصان کا اندیشہ ہے۔ اسلام جب بھی اور جہاں بھی جس شعبۂ زندگی میں نافذ ہوا ہے اس کی خیر و برکت سے جرائم اور برائی کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اس کی ادنیٰ مثال سعودی عربیہ اور عرب امارات میں دیکھی جا سکتی ہے کہ وہاں جرائم برائے نام ہیں اور ہر شہری کا جان، مال، عزت آبرو محفوظ ہے اور مادی خوشحالی بھی ہے لوگوں میں باہمی اخوت اور محبت بھی ہے۔ یہ صرف چند جزوی اصطلاحوں کے نفاذ کا ثمرہ ہے۔ جبکہ ہمارے ملک میں ان قوانین کی اشد ضرورت ہے۔ اصلاح معاشرہ میں جرم اور مجرم کے خاتمے کے بغیر سکون میسّر نہیں آسکتا اور ملک کی داخلی اور خارجی حالت کی درستگی کا ذریعہ بھی اسلام کا عملی نفاذ ہے۔ ملک کے عوام ۳۸ سال سے اسلام کا نام سنتے سنتے اب مایوس ہو رہے ہیں اور حالات تبدیل ہو رہے ہیں۔ ملک کے موجودہ حالات کے پیشِ نظر اب حالات کا تقاضا ہے، کہ ملک میں بلا تاخیر اسلامی آئین نافذ کیا جائے تاکہ ملک کا اساسی مقصد پورا ہو اور عوام کے مسائل اور حقوق کا مسئلہ حل ہو سکے اور ملک ترقی کی منزل کی جانب گامزن ہو۔

اطلاع

مولانا منظور الحق صاحب رحمانی سرکولیشن مینجر ہفت روزہ خدام الدین لاہور مندرجہ ذیل مقامات کے دورہ پر ہیں:۔

راولپنڈی، حسن ابدال، مری۔ ہری پور، ایبٹ آباد، مانسہرہ بالاکوٹ۔ جوڑی، کوہاٹ۔ بنوں، ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ کلور کوٹ۔ بھکر چوک اعظم۔ لیہ، کوٹ ادو، ملتان مظفر گڑھ۔

احباب تعاون فرمائیں

مینجر ہفت روزہ خدام الدین لاہور

ایک کامیاب تاجر

الحاج حکیم حافظ محمد یوسف چغتائی

مدینۃ الرسول میں مکے جانے والے راستے پر ایک پہاڑی ہے۔ جس پر چند ممتاز صحابہ کرامؓ جمع ہیں۔ ان صحابہ میں حضرت عمر فاروقؓ بھی ہیں۔ شمع رسالت کے ان پروانوں کا پہاڑی پر جمع ہونا ایک غیر معمولی واقعہ تھا اور اسی لئے اس سے کسی اہم واقعہ کا سراغ ملتا تھا۔ صحابہ کرام کے منور چہروں پر مسرت و شادمانی کے آثار تھے۔ جس سے یہ محسوس ہوتا تھا کہ وہ کسی مبارک مقصد کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ لوگوں میں بڑا تجسس تھا۔ چنانچہ راہگیروں نے اس منظر کو دیکھ کر ایک دوسرے سے پوچھنا شروع کر دیا۔ اور یہ بات پورے مدینے میں پھیل گئی۔ لوگ کثرت سے جمع ہونے لگے۔ آخر یہ اعلان ہوا کہ مکے سے ایک تاجر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوا ہے جس کے خیر مقدم کے لئے صحابہ کرام یہاں تشریف فرما ہیں۔ لیکن یہ کوئی نہ جانتا تھا کہ تاجر کون ہے۔ اور تجارت کس چیز کی ہے۔

صحابہ کرام اور لوگوں کا ہجوم اس تاجر کے لئے سراپا انتظار تھا کہ دفعتہً اڑتے ہوئے غبار کے بیچ ایک تھکا ہوا مسافر نمودار ہوا۔ اس کا جسم گرد سے اٹا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ خالی تھے۔ وہ مکہ سے پیدل سفر کرتے ہوئے آ رہا تھا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ بھوکا پیاسا ہے۔ لیکن اس کی آنکھوں کا انداز ظاہر کرتا تھا کہ کسی شے کی تلاش میں بے قرار ہے۔ وہ قریب آیا تو صحابہ کرام نے ایک پرجوش نعرہ پر اس کا خیر مقدم کیا۔ خیر مقدم کے الفاظ سن کر مسافر بڑا حیران ہوا کہ وہ ایک کامیاب تاجر کیسے ہے۔ اور یہ مقدس ہستیاں اس کے استقبال کے لئے کیسے جمع ہیں۔ لیکن اس نے ان باتوں کی طرف دھیان نہ دیا۔ اور صحابہ کرام کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضری دینے کے لئے روانہ ہو گیا۔

مسجد نبوی میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے۔ صہیب کو دیکھتے ہی چہرہ نبوت پر خوشی کا رنگ پھیل گیا۔ اور زبان رسالت پر یہ الفاظ ادا ہوئے۔ صہیب مبارک ہو تمہاری تجارت اللہ کی بارگاہ میں قبول ہوئی۔ اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہے اس نے وحی کے ذریعے تمہارے آنے کی اطلاع کر دی ہے۔

صہیبؓ جو آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرقت میں مضطرب رہتے تھے جس کی آنکھیں دیدار نبوی میں بے چین رہتی تھیں۔ جس کا قلب قربت نبوی کے لئے عرصہ سے تڑپ رہا تھا۔ اب ان کی آنکھیں نبوت کے نورانی چہرے کو دیکھ کر خوشی کے آنسو بہا رہی تھیں۔ ان کے قلب میں خوشی کے نغمے پھوٹ پڑتے تھے۔ صہیبؓ کی والہانہ محبت اس امر کا پتہ دے رہی ہے۔ کہ اس وقت دربار رسالت میں ایک ایسا

عاشق رسول اور فدائی اسلام کھڑا ہے جو اپنی ہستی کو مٹانے کے لئے زبان نبوت کے صرف ایک جنبش ابرو کا منتظر ہے۔ حضرت صہیب رضی کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سینہ اطہر سے لگایا اور اپنے قریب بٹھایا۔ صہیب رضی کی روح آسودہ ہو گئی تھی۔

وہ کامیاب و بامراد تھے۔ لیکن وہ اپنے خیال میں کامیاب تاجر نہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد کچھ فدائی رسول ایسے بھی تھے جو اپنی بعض مجبوریوں کے باعث مکہ نہ چھوڑ سکے اور ہجرت نبوی کے بعد حرم پاک میں مسلمانوں پر مشرکوں کے مظالم اتنے بڑھ گئے تھے کہ زندگی ان پر بوجھ بن گئی تھی۔ مشرکین مکہ دارالندوہ میں ہر شام مسلمانوں کو ستانے کے لئے نئی نئی سزائیں تجویز کرتے تھے۔ صہیب رضی خوشحال تاجر تھے۔ لیکن حضور پاکؐ کی جدائی میں بے قرار رہتے تھے۔ ایک دن انہوں نے مدینہ ہجرت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اپنا سامان سمیٹ کر مدینے کے راستے پر چل پڑے۔ مکے کے مشرکوں نے صہیب رضی کے سفر کا حال سنا تو چراغ پا ہو گئے اور سب نے ہل کر ان کو نرغے میں لے لیا۔ اور للکار کر کہا۔ صہیب رضی تم کہاں جا رہے ہو تم نے تجارت مکے میں کی منافع یہاں کمایا۔ اب یہ سب سمیٹ کر مدینے جا رہے ہو۔ قسم ہے لات ومنات کی ہم تمہیں ملنے نہیں دیں گے۔ لوٹ کر چلو مکہ کی طرف ورنہ جان لو کہ ہماری تلواریں تمہارا خون پینے کے لئے اپنی میانوں میں مچل رہی ہیں۔ مکہ کے ان مشرکوں میں ابوجہل بھی تھا۔ ان میں تمام دولت مند تھے۔ طاقت ور اور شہ زور تھے۔ شر پسند مغرور تھے۔ انہوں نے بلند آواز سے کہا اے گروہ مشرکین میں نے عزم کر لیا میں مدینے کا سفر کروں گا۔ تم میرا ارادہ نہیں بدل سکتے۔ تم یہ سامان لے جاؤ اور میرے راستے سے ہٹ جاؤ۔ ان کا دماغ مفلوج ہو گیا۔ صہیب رضی کی ایمان میں ڈوبی ہوئی آواز سے ان کے دہل گئے۔ مجمع میں تھوڑی دیر سکوت رہا انہوں نے ایک فیصلہ کیا اور کہا اے صہیب رضی تم اپنا مال لے جاؤ ہم تمہاری راہ میں حائل نہیں ہوں گے۔

صہیب رضی نے اپنا سامان مشرکوں کے حوالے کیا ان کے قدم مکہ کے راستے پر بڑھنے لگے تھے۔ اب ایک کامیاب تاجر مدینۃ الرسول کی طرف جا رہا تھا۔ اس پر آسمان سے حوریں جنت کے پھول برسا رہی تھیں اس پر اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو رہا تھا۔ اور مدینے میں حضرت جبرائیل نے اللہ رب العزت کا یہ پیغام بارگاہ رسالت میں پہنچا دیا تھا۔

لوگوں میں سے وہ شخص بھی ہے جو بیچتا ہے اپنی جان کو اللہ کی رضا جوئی میں اللہ نہایت مہربان ہے اپنے بندوں پر۔ اللہ نے انہیں کامیاب تاجر ٹھہرایا۔

ماہانہ مجلس ذکر

انشاء اللہ تعالے حسب سابق مورخہ ۵ مئی بروز اتوار بعد نماز مغرب خضرا مسجد سمن آباد لاہور میں منعقد ہو گی۔ دعوت عام ہے۔

ڈرتا ہوں عدم پھر آج کہیں شعلہ نہ اٹھے بجلی نہ گرے
موسم کا ارادہ بدلا ہے حالات کی نیت ٹھیک نہیں

(حضرت اقدس رحمہ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے)